ڈاکٹر کلیم اللہ ھاریو
لکچرار شعبہ اسلامیات
سندھ یونیورسٹی جام شورو

حضرت شاہ ولی اللہ کی مختصر سوانح نگاری اور تصانیف کا تعارف

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی تاریخ پیدائش

امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کی ولادت با سعادت دہلی کے قریب پھلت گاؤں میں بروز بدھ مورخہ ۴ شوال ۱۱۰۴ھ مطابق ۱۷۰۳ء دوسری روایت میں ۱۷۰۴ء میں ہوئی شاہ ولی اللہؒ کا نام نسب حضرت عمر فاروقؓ تک ملتا ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

شاہ ولی اللہؒ کا نام ونسب

حجۃ الاسلام، الشیخ قطب الدین احمد المعروف بشاہ ولی اللہ المحدث الدہلوی بن الشیخ عبدالرحیم بن الشیخ وجیہ الدین بن شیخ معظم بن شیخ منصور بن شیخ احمد بن شیخ محمود بن شیخ نظام الدین بن شیخ کمال الدین (اول) بن الشیخ شمس الدین مفتی بن شیر ملک بن محمد بن ابی الفتح بن عمر بن عادل بن فاروق بن جرجیس بن احمد بن محمد بن عثمان بن باہان بن ہمایوں بن قریش بن بن سلیمان بن عفان بن عبداللہ بن محمد بن محمد بن عبداللہ بن عمرؓ بن خطاب العدوی القریشی۔[۱]

تعلیم وتربیت

حضرت شاہ ولی اللہؒ نے زیادہ تر تعلیم اپنے والد حضرت شیخ عبدالرحیم سے ہی حاصل کی اور بعض کتابیں شیخ محمد اصل کوٹی سے پڑھیں۔ شاہ صاحب پانچ سال کی عمر میں قرآن مجید پڑھنے

۱۔ مقدمہ حجۃ اللہ البالغہ اردو، مولانا محمد منظور الوجیدی، شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلیشرز، لاہور

۲۔ شاہ ولی اللہ جی زندگی، پروفیسر جلبانی۔

کے لیے مکتب میں داخل ہوئے سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا۔ شاہ صاحب کو اسی عمر میں اپنے والد صاحب نے روزہ رکھنے اور اسلامی احکام پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی۔ اس کے بعد شاہ صاحب فارسی کے نصاب سے فارغ ہوکر عربی صرف نحو کی طرف متوجہ ہوئے[۱] اور آپ نے دس برس کی عمر میں شرح ملاجامی پڑھنا شروع کیا۔ اس کے بعد آپ نے اپنے والد شیخ عبدالرحیم صاحب سے لغت تفسیر، حدیث فقہ، اصول، تصوف عقائد، منطق، طب، فلسفہ اور ہیئت کی کتابیں ۱۵ برس کی عمر میں ختم کرنے کے بعد اپنے والد کے ہی ہاتھ پر بیعت کی اور نقشبندی سلسلے کی طرف متوجہ ہوئے اور علم تصوف کا مطالعہ شروع کر دیا اور اسی عمر کے دوران شاہ صاحب کو انکے والد نے دستار فضیلت پہنائی اور درس وتدریس کی اجازت دی[۲]۔

شاہ صاحب نے سفر حرمین شریفین کے دوران مندرجہ ذیل علماء سے بھی جو مشہور ترین علماء تھے، ان سے درس حاصل کیا۔ مثلاً شیخ تاج الدین حنفی، شیخ احمد شناوی، شیخ احمد قشاشی سید عبدالرحمٰن، شیخ شمس الدین، شیخ عیسٰی جعفری المغوی، شیخ ابراہیم کردی مدنی، شیخ حسن عجمی، شیخ احمد علی۔[۳]

آپ نے شیخ عبداللہ بن سالم البصری مکی سے بھی بالواسطہ یا بلا واسطہ حدیث کی روایت کی اجازت حاصل ہوئی اور خرقہ صوفیت آپ کو ملا۔

شاہ صاحبؒ کا نکاح واولاد

شاہ ولی اللہؒ کی عمر ۱۶ برس کی تھی تو ان کے والد ماجد نے شاہ صاحب کا نکاح کرنے کا فیصلہ کر لیا[۴]

شاہ صاحب کو پانچ بچے پیدا ہوئے ان میں سے پہلا بچہ ابتدائی مدت میں ہی فوت ہوگیا۔

---

[۱] مقدمہ حجۃ اللہ البالغہ اردو، مولانا محمد منظور الوجیدی، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور۔

[۲] ایضاً۔

[۳] شاہ ولی اللہ کی زندگی، جیلانی

[۴] مقدمہ حجۃ البالغہ اردو، مولانا محمد منظور الوجیدی، شیخ غلام علی اینڈ سنز۔ لاہور۔

اور امت العزیز نامی بچی تھی اور شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالقادر شاہ عبدالغنی علیہم الرحمہ یہ چار فرزند جو اپنے وقت کے مشہور عالم محدث اور اپنے والد صاحب کی تحریک و تعلیم کے محرک رہے تفصیل کے لیے شاہ صاحب کے خاندان کے شجرہ کا چارٹ بھی تیار کیا گیا ہے[۱]

خاندان ولی اللّٰہی

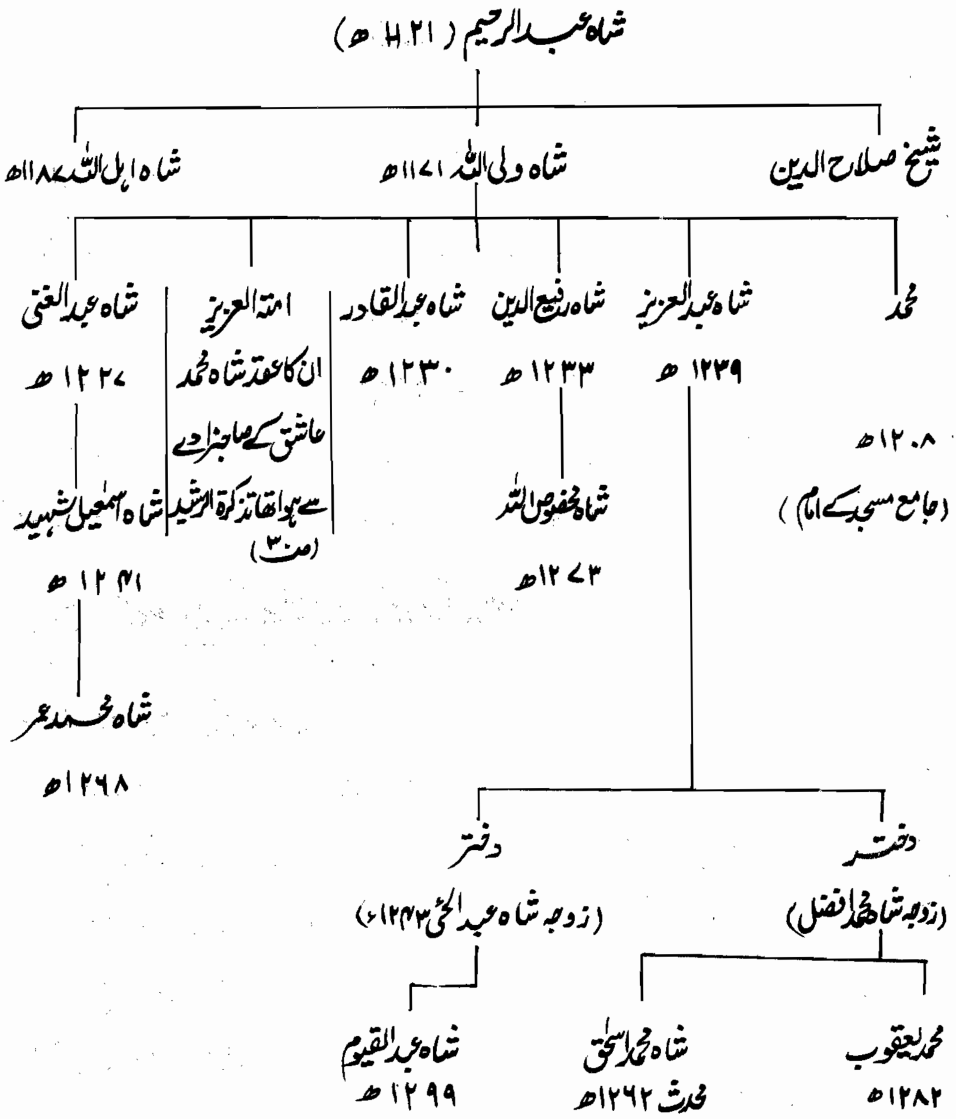

۱؎ شاہ ولی اللہ کے سیاسی مکتوبات، ص ۲۱۴، از خلیق احمد نظامی مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور

۲؎ ایضاً۔

مغل بادشاہوں کی حکمرانی کا دور اور شاہ ولی اللہ کے ہمعصر سلاطین مغلیہ

۱ـــ اورنگ زیب عالمگیر	۱۷۰۷ ــــ ۱۶۵۸ء
۲ـــ بہادر شاہ اول	۱۷۰۷ ــــ ۱۷۱۲ء
۳ـــ معز الدین جہاندار شاہ	۱۷۱۲ ــــ ۱۷۱۳ء
۴ـــ فرخ سیر	۱۷۱۳ ــــ ۱۷۱۳ء
۵ـــ نیکو سیر	ــــ ۱۷۱۹ء
۶ـــ رفیع الدرجات	ــــ ۱۷۲۰ء
۷ـــ محمد ابراہیم	ــــ ۱۷۲۰ء
۸ـــ محمد شاہ	۱۷۵۴ ــــ ۱۷۴۸ء
۹ـــ احمد شاہ	۱۷۵۴ ــــ ۱۷۴۸ء
۱۰ـــ عالمگیر ثانی	۱۷۵۹ ــــ ۱۷۵۴ء
۱۱ـــ شاہ عالم	۱۸۰۶ ــــ ۱۷۵۹ء ؎

شاہ ولی اللہ کے بعد ان کے فلسفے کے محرک علماء

۱ـــ امیر مراد اللہ دہلوی کی جماعت

۲ـــ امیر ولایت علی صادق پوری کی جماعت

۳ـــ احمد شہید، سید مولانا

۴ـــ محمد اسمٰعیل شہید، سید مولانا

۵ـــ محمد اسحٰق دہلوی، مولانا

۶ـــ محمد یعقوب دہلوی، مولانا

؎ شاہ ولی اللہ کے سیاسی مکتوبات صفحہ ۲۲۲، ۲۲۳، خلیق احمد نظامی، مطبوعہ، مکتبہ اسلامیات لاہور

۷۔۔۔ محمد قاسم، مولانا بانی دار العلوم دیو بند

۸۔۔۔ محمود حسن، شیخ الہند مولانا

۹۔۔۔ عبد العزیز محدث امام دہلوی [1]

شاہ ولی اللہ کا سفر حرمین شریفین

شاہ ولی اللہ اپنے والد رحمۃ اللہ کی وفات کے بعد ان کے قائم کردہ مدرسہ رحیمیہ میں دینی تدریس سرانجام دیتے رہے۔ ۱۲ ربرس تک مدرسہ رحیمیہ میں رہے ۱۲ ربرس کے گزرنے کے بعد شاہ ولی اللہ نے حج کرنے کا ارادہ فرمایا۔ وہاں کے علماء سے ملے علمائے حدیث سے سند حاصل کی حج کرنے کے بعد شاہ ولی اللہ نے علمائے حرمین شریفین سے استفادہ حاصل کیا اور شیخ وفداللہ بن سلیمان المغربی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کے علاوہ دیگر علماء سے بھی استفادہ حاصل کیا جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے [1]

ہندوستان کی طرف واپسی

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے علماء حرمین سے علوم ظاہر و باطن کے حصول کے بعد ہندوستان واپس جانے کا ارادہ کیا اور ۱۴ ر رجب ۱۱۴۵ھ میں دہلی واپس آئے اور وہاں اپنے آبائی مکان میں قیام فرمایا اور مدرسہ رحیمیہ میں درس و تدریس دوبارہ شروع فرمایا اسی طرح انہوں نے اپنی فکری تعلیم و تحریک کو جاری رکھا [2]

مسلک:

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک وسط و اعتدال کا مسلک تھا۔ آپ پہلے صحیح منقول و معقول کو جمع کرتے تھے۔ فقہاء محدثین کے طریقے پر گامزن رہے جس پر جمہور اہل علم نے اتفاق کیا

---

[1] شاہ ولی اللہ کی سیاسی تحریک۔ مولانا عبید اللہ سندھی، سندھ ساگر اکیڈمی لاہور

[2] مقدمہ حجۃ اللہ البالغہ مولانا وحیدی، احسن برادرز لاہور۔

اس پر قائم رہے۔ اختلافی مسائل میں حدیث کے قریب ترین طریقہ پر چلتے رہے اسلامی علوم میں اجتہاد کی حد پہنچ چکے تھے۔ حنفی اور شافعی مذہب میں رہتے ہوئے دونوں کا درس دیتے تھے[۱]

وفات

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۶۳ برس میں ہوئی شاہ صاحب کا سن وفات ۱۱۷۶ھ ہے شاہ صاحب چند روز ہلکے مرض میں مبتلا رہے چند دنوں کی تکلیف کے بعد اس عالم آفتاب نے اس دنیا کو الوداع کہا۔ شاہ جہاں آباد کے جنوبی جانب پرانی دلی میں دفن ہوئے اس قبرستان کو محدثین کا قبرستان کہا جاتا ہے شاہ صاحب کی وفات کا قطعہ تاریخ یوں ہے[۲]:

او بود امام اعظم دین

۷ ۱۲ ۸۲ ۱۰۱۱ ۶۴ = ۱۱۷۶ھ

ہم شاہ صاحب کے جملہ دور کو جس میں شاہ صاحب کی زندگی کے مختلف دور تعلیم تربیت تصنیفات، تلامذہ اور مغل بادشاہوں کا پورا دور شاہ ولی اللہ ہی کا دور ملتے ہیں جس کا ہم نے اجمالاً ان صفحات میں ذکر کیا ہے۔

شاہ ولی اللہ کے مشہور تلامذہ

شاہ صاحب کی تحریک کے ابتدائی محرک ان کے تلامذہ تھے جنھوں نے شاہ صاحب کے فکر و فلسفہ کو عام کیا۔ شاہ صاحب کے بعد ہی شاہ صاحب کی تحریک کے محرک بنے ان میں شاہ صاحب کے چاروں فرزندان بھی شامل ہیں۔ شاہ صاحب کے تلامذہ تو بہت زیادہ ہیں جس کا اعداد و شمار نہیں کیا گیا ہم یہاں ان لوگوں کا ذکر کر رہے ہیں جو مشہور ترین ہیں[۳]

شاہ ولی اللہ کے مشہور تلامذہ

شاہ عبدالعزیزؒ شاہ رفیع الدینؒ، شاہ عبدالقادرؒ، شاہ عبدالغنیؒ یہ چاروں

۱ھ شاہ ولی اللہ کی تعلیم (اردو)

۲ھ شاہ ولی اللہ جی زندگی، پروفیسر جلبانی

۳ھ مقدمہ حجۃ اللہ البالغہ۔ مولانا منظور الوجیدی احسن برادرز لاہور، شاہ ولی اللہ جی زندگی، جلبانی، خاندان شاہ ولی اللہ مولانا برکاتی

شاہ ولی اللہ کے فرزند بھی ہیں۔ ان کے علاوہ شیخ محمد عاشق دہلویؒ جن کے متعلق شاہ صاحب نے خود فرمایا ہے کہ شیخ محمد عاشق ہی وہ شخص تھا جس نے مجھے علوم اسرار الدین سے پرکھنے کے لیے مجبور کیا۔ شاہ صاحب نے اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ کے مقدمہ میں کتاب اور موضوع پر لکھنے کا سبب شیخ محمد عاشق کی کوشش اور تمناہی کو بنایا ہے[1]

شیخ محمد امین کشمیری، سید مرتضیٰ بلگرامی، شیخ جاراللہ بن عبدالرحیم، شیخ محمد ابوسعید شیخ رفیع الدین مرادآبادی، شیخ محمد بن ابی الفتح بلگرامی نے آپ سے علم حاصل کیا۔ شیخ محمد معین سندھی کو بھی آپ کی شاگردی کا شرف حاصل ہے۔ جو شیخ محمد حیات سندھی کو بھی آپ کی شاگرد کا شرف حاصل ہے جو شیخ محمد حیات سندھی اور شیخ محمد ہاشم سندھی کے استاد ہیں[1] اور آپ سے حضرت شیخ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے بھی علم حاصل کیا ہے جو بیہقی وقت کہلاتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ کی تصانیف

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تصانیف مختلف قولوں کے مطابق سو سے زیادہ ہیں۔ ہمیں صرف پچاس کے قریب کا پتہ چل سکا ہے ان میں بعض مطبوعہ ہیں، بعض غیر مطبوعہ ہیں۔ شاہ صاحب نے تفسیر حدیث، تصوف اور دیگر موضوعات پر ایسی تالیفات پیش کی ہیں۔ جن کو دیکھ کر علوم ظاہر و باطن میں شاہ صاحب کی امامت کا اعتراف لازم کرنا پڑتا ہے۔ شاہ صاحب کی جملہ تصانیف عربی فارسی زبانوں میں تحریر ہیں کیونکہ ان کے عہد میں فارسی زبان سرکاری زبان تھی ہم یہاں شاہ صاحب کی بعض کتب کا اجمالی تعارف پیش کرتے ہیں مذکورہ اداروں نے حضرت شاہ ولی اللہ کی فکر اور تصانیف کی اشاعت میں اہم کردار ادا کیا ہے جو مندرجہ ذیل کتب فلانے شائع کر رہے ہیں[2]

١۔ اسلامیہ اکادمی لاہور	٢ سندھی ادبی بورڈ حیام شورو
٣ پٹنہ مغل پورہ ہند	٤ نور محمد اصح المطابع لاہور

---

[1] مقدمہ حجۃ اللہ البالغہ، شاہ ولی اللہ دہلوی مکتبہ سلفیہ لاہور

[2] تالیفات شاہ ولی اللہ پر ایک نظر۔ علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی، ماہنامہ الرحیم (اردو) حیدرآباد

۵۔ ادارہ ملی کانپور دہلی
۶۔ مطبع سعیدی
۷۔ قرآن محل مولوی مسافر خانہ کراچی
۸۔ مجلس اشاعت اسلام لاہور
۹۔ نفیس اکیڈمی کراچی
۱۰۔ قومی کتب خانہ لاہور
۱۱۔ ادارہ ثقافت اسلام لاہور
۱۲۔ محمد سعید اینڈ سنز کراچی
۱۳۔ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور
۱۴۔ مکتبہ سلفیہ لاہور
۱۵۔ ادارہ ثقافت پاکستان اسلام آباد
۱۶۔ ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد
۱۷۔ مکتبہ اسلامیات لاہور
۱۸۔ احسن برادرز لاہور
۱۹۔ سندھ ساگر اکادمی لاہور
۲۰۔ شاہ ولی اللہ اکادمی صدر حیدرآباد سندھ
۲۱۔ ادارہ ثقافت پاکستان
۲۲۔ میک ٹریڈر لاہور
۲۳۔ ادارہ طلوع اسلام لاہور
۲۴۔ سنگ میل پبلشرز لاہور
۲۵۔ اقبال اکادمی لاہور
۲۶۔ مکتبہ طبیہ لاہور
۲۷۔ مکتبہ بیت الحکمۃ لاہور

شاہ ولی اللہ کی تصانیف کا اجمالی تعارف

۱۔ فتح الرحمٰن بترجمۃ القرآن

یہ فارسی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ ہے اور پہلا ترجمہ ہے۔ یہ ترجمہ آج سے تقریباً سو سال پہلے کیا گیا مگر افادیت کے اعتبار سے آج بھی ویسی ہی اہمیت کا حامل ہے جیسے کہ اس وقت تھا شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اہم مضامین و دقائق کو انتہائی خوبصورتی اور جامعیت کے ساتھ اس ترجمہ میں بند کر دیا۔

۲۔ الزہراوین فی تفسیر سورۃ البقرہ وال عمران

اس میں سورہ بقرہ و آل عمران کی تفسیر کی گئی ہے، یہ کتاب فارسی میں ہے۔

۳۔ الفوز الکبیر

یہ اصول تفسیر میں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی انتہائی اہم تصنیف ہے۔ جس میں آپ نے

قرآن مجید کے پانچ اہم مضامین پر روشنی ڈالی ہے اور تفسیر کے متعلق انتہائی علمی قیمتی اصول بیان کردیئے۔ درحقیقت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یہ چھوٹی مگر جامع کتاب بڑی بڑی مجلدات سے بے نیاز کردیتی ہے۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں حروف مقطعات اور دوسرے قرآنی حقائق کو خوب انداز سے بیان کردیا ہے۔

۴۔ فتح الخبیر

قرآن مجید کے مشکل و غریب لغات کو آسان انداز میں فتح القدیر میں حل کردیا ہے یہ کتاب عربی زبان میں ہے۔ اس میں آیات کو احادیث و آثار صحابہؓ کی مدد سے حل کیا گیا ہے

۵۔ المسوی من احادیث الموطا

یہ موطا امام مالک کی عجیب وغریب شرح ہے۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اسے فقہی ابواب کے مطابق مرتب کیا ہے اور اس سے امام مالک کے وہ اقوال حذف کردیئے ہیں جن میں امام مالک دوسرے تمام مجتہدین سے منفرد ہیں۔ اور ان ابواب سے متعلق آیات کا اضافہ کردیا ہے اور ان پر مفید تعلیقات بڑھادیں یہ کتاب بار طبع ہوچکی ہے۔ مکہ مکرمہ میں المکتبہ السلفیہ سے ۱۳۵۱ھ میں اس کا انتہائی عمدہ نسخہ شائع ہوا۔ جس پر مصفّٰی کو عربی میں ترجمہ کرکے حصہ دوم کی صورت میں شائع کردیا ہے

۶۔ المصفّٰی شرح موطا

یہ موطا امام مالک کی فارسی شرح ہے اگرچہ مختصر ہے مگر انتہائی جامع شرح ہے، اس میں آپ نے مجتہدانہ کلام فرمایا ہے اس شرح کو دیکھ کر بآسانی پتا چل جاتا ہے کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں استخراج و استنباط مسائل کی کس قدر قدرت تھی۔

۷۔ الاربعین

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں چالیس احادیث جمع کی ہیں جن کے الفاظ مختصر مگر مفاہیم کثیر ہیں۔ اور جن کو انھوں نے اپنے شیخ ابوطاہر سے متصل سند کے ساتھ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۸۔ مسلسلات

یہ مختصر رسالہ عربی زبان میں ہے اور علم الاسناد کے متعلق نہایت قیمتی تالیف ہے۔

۹۔ حجۃ اللہ البالغہ

عربی زبان میں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یہ ایک عمدہ کتاب ہے اس میں احکام شریعت کے اسرار و رموز پر بحث کی گئی ہے اور عصر جدید میں اسلام پر ہونے والے عقلی اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے اور احکام شریعت کے اسرار اس انداز میں بیان کیے گئے ہیں کہ عصری علوم کے حامل اور قدیم علوم کے ماہرین سب برابر مستفید ہوتے ہیں. حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب شاہ صاحب کی منفرد اور لاثانی کتاب ہے۔

۱۰۔ الانصاف فی بیان سبب الاختلاف

یہ عربی زبان میں ایک عمدہ رسالہ ہے اس رسالہ میں فقہاء و محدثین کے اختلافات پر روشنی ڈالی گئی ہے اور تنقید کرنے اور تنقید نہ کرنے کے بارے میں پر مغز معلومات دی گئی ہیں۔ اس میں شاہ صاحب نے تعصب سے ہٹ کر نہایت اعتدال کے ساتھ مسائل تقلید پر بحث کی ہے۔

۱۱۔ عقد الجید فی الاجتہاد والتقلید

عربی زبان میں اور تقلید کے مسئلہ پر بحث کی گئی ہے۔

۱۲۔ الارشاد الی مہمات علم الاسناد

یہ عربی زبان میں مختصر سا رسالہ ہے اور علم الاسناد میں انہماک رکھنے والوں کے لیے جامع معلومات کا حامل ہے۔

۱۳۔ الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

یہ کتاب فارسی میں ہے اور اس میں پہلے حصے کے اندر متصوفین کے مشہور سلاسل کے مفصل حالات بیان کیے گئے ہیں اور دوسرے حصہ میں کتب حدیث کی اسانید اور فقہ کے متعلق مفید ترین معلومات جمع کر دی ہیں۔ حدیث و فقہ کے متعلق شاہ صاحب نے اس میں عمدہ ترین بحثیں کی ہیں۔

۱۴۔ ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء

شاہ صاحب کے دور میں روافض نے بڑی شورش برپا کی تھی. شاہ صاحب نے ان کا جواب دیا اور خلفائے راشدین پر کیے جانے والے اعتراضات کا دندان شکن جواب اور یہ بھی وضاحت سے بتا دیا کہ اسلامی سلطنت کا مفہوم و خاکہ کیا ہے اس کتاب میں اسلامی سلطنت کے صحیح خاکہ کے ساتھ ساتھ خلفائے راشدین کے فضائل اور ان کی مکمل تاریخ اور سیاست اسلامیہ میں ملحوظ اصولوں کو وضاحت سے بیان کر دیا ہے یہ کتاب طبع ہو چکی ہے اور اس کا اردو میں ترجمہ بھی کیا جا چکا ہے ۔

۱۵۔ تراجم ابواب البخاری

یہ عربی زبان میں نہایت پُر مغز رسالہ ہے اور حیدرآباد دکن (ہند) میں چھپ چکا ہے ۔

۱۶۔ قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین

یہ کتاب فارسی زبان میں ہے ـ سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے فضائل و مناقب پر مشتمل ہے اس کتاب میں عقلی اور نقلی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ شیخین رضی اللہ عنہما ہی امت میں سب سے افضل ہیں ان کے ساتھ ساتھ حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہما کے مناقب بھی بیان کیے گئے ہیں اور روافض کا خوب رد کیا ہے ۔

۱۷۔ کتاب الوصیۃ

یہ فارسی زبان میں رسالہ ہے جس میں طریقہ تعلیم پر روشنی ڈالی گئی ہے اور اس زمانہ میں طلب ہدایت کا طریقہ متعین کیا گیا ہے ۔

۱۸۔ رسالہ دانش مندی

یہ بھی فارسی زبان میں ایک مفید اور مختصر کتاب ہے جس میں اساتذہ کو دین کی تعلیم دینے کے اصول و ضوابط بتائے گئے ہیں ۔

۱۹۔ القول الجمیل

شاہ صاحب کا یہ مختصر مگر تصوف کے مسائل کے متعلق انتہائی جامع رسالہ ہے یہ عربی زبان میں لکھا گیا ہے اور اس میں صوفیائے کرام کے چاروں سلاسل کا تفصیل سے جائزہ لیا ہے

جو ہندوستان میں مروج ہیں اور شاہ صاحب نے اس رسالہ میں اپنے والد شاہ عبدالرحیمؒ اور دوسرے اکابر سے حاصل کیے ہوئے اوراد وظائف بھی انتہائی فراخ دلی کے ساتھ بیان کر دیئے ہیں۔

٢٠۔ سطعات ٢١۔ ہمعات ٢٢۔ لمحات/لمعات

یہ تینوں رسائل تصوف کے مسائل پر مشتمل ہیں۔

٢٣۔ الطاف القدس

یہ بھی تصوف کے متعلق ایک مفید کتاب ہے جو فارسی زبان میں تحریر کی گئی ہے۔

٢٤ تاویل الاحادیث

یہ عربی زبان میں ایک مفید کتاب ہے جس میں ان انبیاء علیہم السلام کے واقعات بیان کیے گئے ہیں جن کا قرآن مجید میں ذکر آتا ہے اور حضرت آدم علیہ السلام سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ارتقائے نبوت میں ملحوظ تدبیر و حکمت کو بیان کیا ہے۔ کتاب مختصر ہے اور مخصوص اصطلاحات اور مختصر ہونے کی وجہ سے دقیق ترین کتاب ہے۔

٢٥۔ الخیر الکثیر

یہ کتاب بھی عربی زبان میں ہے۔ یہ خزائن حکمت سے بھرپور اور اپنے موضوع پر ایک بے نظیر کتاب ہے اور طبع ہو چکی ہے

٢٦۔ التفہیمات الالٰہیہ

اس کتاب کی دو جلدیں ہیں جن میں آپ نے اپنے متنوع مقالات و رسالات کو جمع کر دیا ہے بعض تفہیم عربی میں ہیں اور بعض فارسی زبان میں ہیں۔ ان میں مسائل شرعیہ و عقلیہ پر بحث کی ہے مگر یہ بطریق الہام و تفہیم کے ہے نظری انداز سے نہیں۔ مجلس علمی ڈابھیل میں چھپ چکی ہے اور اب شاہ ولی اللہ اکیڈمی نے بھی بڑی تحقیق کے بعد چھاپ دی ہے۔

٢٧۔ البدور البازغہ

علم تصوف میں شاہ صاحب کی یہ بے نظیر کتاب ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے شاہ صاحب کی دوسری کتب کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ شاہ صاحب

رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری بعض تالیفات کا خلاصہ بھی ہے۔ مجلس علمی ڈابھیل اور شاہ ولی اللہ اکیڈمی سندھ میں چھپ چکی ہے۔

٢٨۔ فیوض الحرمین

اس کتاب میں شاہ صاحب نے وہ مسائل درج کیے ہیں جن کا آپ پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کے ذریعہ مدینہ منورہ کی اقامت کے دوران فیضان ہوا ہے۔ مختصر مگر کثیر علوم پر مشتمل کتاب ہے۔

٢٩۔ الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین ﷺ

اس کتاب میں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد ماجد اور ان کے بھائی شیخ ابوالرضا محمد کے بعض خاص احوال بیان کیے ہیں۔

٣٠۔ انسان العین فی مشائخ الحرمین

یہ کتاب فارسی میں ہے اور تاریخ سے متعلق ابحاث اس میں مندرج ہیں۔

٣١۔ حسن العقیدہ

یہ کتاب عربی زبان میں ہے اور علم العقائد کے متعلق معلومات سے پر ہے۔

٣٢۔ المقدمۃ السنیہ فی انتصار الفرقۃ السنیہ

یہ کتاب بھی عربی میں ہے اور علم العقائد کے متعلق بہترین تخلیق ہے

٣٣۔ المکتوب المدنی

یہ حقائق توحید سے بھرپور ایک پرمغز مکتوب ہے جو انھوں نے اسمٰعیل بن عبداللہ رومی کی طرف بھیجا تھا۔

٣٤ الہوامع فی شرح حزب البحر

یہ حزب البحر کی بے نظیر شرح ہے، زکوٰۃ کا طریقہ بتایا ہے اور اعتصام و اقتتام پڑھنے کی ممانعت کی وجہ بیان کی ہے۔

٣٥۔ شفاء القلوب

یہ فارسی زبان میں لکھی گئی ہے اور تصوف کے بارے میں عمدہ ترین کتاب ہے۔

۳۶۔ سرور المحزون

یہ فارسی زبان میں مختصر مگر جامع معلومات کا حامل رسالہ ہے جو آپ نے شیخ کبیر جانِ جاناں علوی دہلوی کے فرمان پر تحریر کیا۔

۳۷۔ اطیب النغم فی مدح سید العرب و العجم

آپ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں عمدہ ترین اشعار تحریر کیے ہیں وہ رسالہ کی صورت میں مطبوع ہیں۔

۳۸۔ شیخ عبداللہ بن عبدالباقی دہلوی کے سوالات کے جوابات میں بھی آپ نے ایک رسالہ تحریر فرمایا ہے۔

۳۹۔ آپ کے جلیل القدر فرزند شیخ سیدنا عبدالعزیز قدس سرہٗ نے آپ کے اشعار کو ایک مجموعہ میں جمع کر دیا ہے اور شاہ رفیع الدین قدس سرہٗ نے اسے ترتیب دیا ہے۔

۴۰۔ فتح الودود و معرفۃ الجنود

یہ مختصر اور جامع رسالہ عربی زبان میں ہے۔ اس میں شاہ صاحب نے علم الخلائق کے متعلق عمدہ بحث فرمائی ہے۔

۴۱۔ عوارف

یہ رسالہ عربی زبان میں ہے اور اس میں تصوف اور سلوک پر مباحث ہیں۔

۴۲۔ شرح رباعیتین

یہ مختصر سا رسالہ ہے جس میں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ باقی باللہؒ کی دو رباعیوں کی نہایت عمدہ شرح کی ہے اور شرح کرتے ہوئے اصطلاحات و رموز تصوف کی وضاحت بھی کرتے جاتے ہیں۔

۴۳۔ انفاس العارفین

یہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عمدہ تالیف ہے جس میں آپ نے اپنے آباؤ اجداد اور خاندان کے دوسرے بزرگان کے حالات ان کی سیرتیں بیان کی ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ کے چند خطوط کا نمونہ

۱۔ بطرف نجیب الدولہ

خدائے عز وجل امیر الغزاۃ ، رئیس المجاہدین کو محفوظ اور بنظر عنایت ملحوظ رکھے بعد سلام کے واضح ہو کہ خط مبارک پہنچا ، ذات گرامی کی صحت وسلامتی معلوم کرکے شکر الٰہی بجالایا " پردہ غیب " میں مرہٹہ اور جٹ کا استیصال مقرر ہوگیا ہے بس وقت پر موقوف ہے جونہی کہ اللہ کے بندے کمر باندھیں گے طلسم باطل ٹوٹ جائے گا ۔

ایک اور بات کہنی ہے وہ یہ کہ جب افواج شاہیہ کا گزر دہلی میں واقع ہو تو اس وقت اہتمام کلی کرنا چاہیے کہ دہلی والے کئی مرتبہ اپنے مالوں کی لوٹ اپنی عزت کی توہین اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں ۔ اسی وجہ سے کارہائے مطلوبہ کے حصول میں تاخیر ہورہی ہے ۔

آخر مظلوموں کی آہ بھی تو اثر رکھتی ہے ۔ اگر اس بار آپ چاہتے ہیں کہ کار بستہ جاری ہوجائے تو پوری پوری تاکید کرنی چاہیے کہ کوئی فوجی دہلی کے مسلمانوں اور غیر مسلموں سے جو ذمی کی حیثیت رکھتے ہیں ہرگز تعارض نہ کرے ۔ والسلام[۱]

۲۔ بطرف نجیب الدولہ بہادر

خدائے عز وجل آں رأس المجاہدین ، رئیس الغزاۃ امیر الامراء بہادر کو فتوحات تازہ اور ترقیات بے اندازہ سے مشرف وممتاز کرے ۔

فقیر ولی اللہ عفی عنہ کی جانب سے بعد سلام محبت التزام کہ واضح ہو کہ فقیر زادے نے آنجناب کا ایک زبانی پیغام نواحی دہلی پر جاٹوں کے غلبہ اور ان کی سرکشی کی بابت مجھ کو سنایا اور اس بارے میں مفصل جواب کی درخواست کی بنا بریں یہ کلمات لکھے جاتے ہیں ۔

حقیقت یہ ہے کہ فقیر نے عالم رویاء میں قوم جاٹ کا استیصال اس قسم کا دیکھا ہے جس طرح قوم مرہٹہ کا استیصال ہوا ہے اور یہ بھی خواب میں دیکھا ہے کہ مسلمان جاٹوں کے دیہات اور

---

[۱] شاہ ولی اللہ کے سیاسی مکتوبات ، ص ۱۰۳ ، از خلیق احمد نظامی مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور

قلعہ جات پر مسلط ہوگئے ہیں اور وہ دیہات و قلعے مسلمانوں کی جائے بود و باش بن گئے ہیں۔ غالب گمان یہ ہے کہ روہیلے جاٹوں کے قلعوں میں اقامت گزین ہوں گے یہ چیز غیب الغیب میں مصمم و مقرر ہے۔ فقیر کو اس بارے میں ذرہ برابر بھی شک وشبہ نہیں ہے لیکن ابھی تک عالم ملکوت میں صورت فتح ظاہر نہیں ہوئی ہے۔ جن خدا کے خاص بندوں کو اس کام پر قائم کیا گیا ہے ان کی توجہ اور دعا کی ضرورت ہے۔

جب یہ بات واضح ہوگئی تو اب فقیر کا مشورہ یہ ہے کہ جناب عالی اعلاء کلمۃ اللہ اور تقویت ملت محمدیہ ؐ کی نیت مضبوط طریقے پر کریں اور مخالفین سے مقابلہ شروع کر دیں۔ جس دن گھر سے بقصد جنگ کوچ کریں فقیر کو اطلاع دیں۔ تاکہ فقیر اس طور پر کہ جس طور پر خداوند کریم نے اس کو تعلیم دی ہے، متوجہ ہو۔

امید فضل خداوندی سے یہ ہے کہ فتح عجیب رونما ہوگی اور فوج مخالفین درہم برہم ہو جائے گی۔ یہ ملحوظ رہے کہ جنگ اعداء اتار چڑھاؤ رکھتی ہے کہیں ذراسی خبر سے بددل نہ ہو جانا۔ بیدائش حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تا ایں دم تک کون سی ایسی فتح ہوئی جو نشیب و فراز نہیں رکھتی تھی۔ اس بارے میں مبالغہ کرنا فقیر کی عادت میں داخل نہیں ہے لیکن ایک نکتہ اور خیال میں رہے وہ یہ کہ بعض مردم ہنود جو بظاہر تمھارے اور تمھاری حکومت کے ملازم ہیں اور باطن میں ان کا میلان مخالفین کی جانب ہے وہ نہیں چاہتے کہ مخالفین کی جڑ کٹ جائے۔ وہ ملازمین ہزار جتن اس معاملے میں کھڑے کریں گے اور ہر طریقے سے آں عزیز القدر کی نظر میں صلح کو آراستہ و پیراستہ کر کے دکھلائیں گے۔

دل میں یہ ٹھان لینا کہ اس جماعت کی بات نہ سنوں گا اور ان کی باتوں کی طرف میلان طبع ہوگیا تو نصرت میں تاخیر ہوگی فقیر اس چیز کو اس طرح جانتا ہے گویا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہا ہے۔ والسلام[۱]

---

[۱] شاہ ولی اللہ کے سیاسی مکتوبات ص ۱۰۶-۱۰۷، از خلیق احمد نظامی، مطبوعہ، ادارہ اسلامیات، لاہور۔

۳- بنام، بندہ مولف (یعنی شیخ محمد عاشق رح)

حقائق و معارف آگاہ، عزیز القدر، سجادہ نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمہ اللہ تعالیٰ فقیر ولی اللہ عفی عنہ (کی جانب) سے بعد از سلام مطالعہ کریں۔

الحمد للہ کہ اس "حادثہ عامہ" میں عافیت نصیب ہوئی، اس محلہ کو معلوم نہیں ہوا کہ مخالف کی فوج آئی تھی یا نہیں، نہ تو لوٹ ڈالنے والوں کی لوٹ سے کوئی اذیت پہنچی اور نہ اس تاوان و جرمانہ (تعزیری ٹیکس) سے جو حویلیوں پر ڈالا گیا تھا کوئی زیر بار ہوا۔

سابق میں عالمگیر ثانی سے جو کچھ کہہ دیا گیا تھا کہ اس فتنہ میں تم کو سلامتی حاصل رہے گی وہ بھی ظہور میں آیا۔ اکثر کی جائیدادوں کی سندیں (دستاویزیں) ضبط ہوگئیں مگر میری سند کہ دستخط کرکے مجھ کو واپس کردی گئی ہے اس وقت احمد شاہ درانی جنگ جاٹ کی طرف متوجہ ہے۔ جو کچھ وقوع میں آئے گا بعد کو لکھا جائے گا اہل شہر اپنے قتل ہونے سے تو محفوظ رہے لیکن دولت کا مادہ فاسدہ جن لوگوں کے مزاجوں میں پیدا ہوگیا تھا اس کا تنقیح پورے طریقے پر ہوگیا۔ چنانچہ عبرت کی چیز ہے کہ جو لوگ جاہ و حشمت میں جس قدر زیادہ تھے، قید و ضرب اور ہتر اٹھکنے میں بھی وہی آگے آگے رہے۔ مگر جس کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھنا چاہا وہ محفوظ رہا۔ والسلام[1]

۴- بنام: بندہ مولف (شیخ محمد عاشق رح)

حقائق و معارف آگاہ، عزیز القدر، سجادہ نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمہ اللہ تعالیٰ، فقیر ولی اللہ عفی عنہ کی جانب سے بعد سلام کے مطالعہ کریں۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہوں اور اس سے دنیا و آخرت میں عفو اور عافیت مانگتا ہوں۔ گرامی نامہ مشکیں شمامہ پہنچا۔ حقیقت مرقومہ واضح ہوئی۔ کچھ ایسا نظر آتا ہے کہ "طوائف الملوکی" ہوگی۔ فوجیں حرکت میں آئیں گی اور شہر تہہ و بالا ہوں گے۔

---

[1] شاہ ولی اللہ کے سیاسی مکتوبات، ص ۱۱۴ از خلیق احمد نظامی، مطبوعہ، ادارہ اسلامیات۔ لاہور

بقیہ: صفحہ ۴۰ پر ملاحظہ فرمائیں